سوال

مشت زنی کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشت زنی سے متعلق قرآن مجید اور حدیث کی کیا رہنمائی ہے؟ کیا یہ زنا کے درجے میں حرام ہے؟ یا یہ ایک مباح عمل ہے یا پھر یہ ناجائز ہے البتہ مخصوص حالات میں اس کا جواز بھی ملتا ہے؟ برائے مہربانی اپنے جواب کی سپورٹ میں قرآن کی آیات اور حدیث یا آثار بھی نقل کر دیں۔ شکریہ

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشت زنی کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے: ارشاد باری تعالی ہے: والذين هُم لِفُرُوجِهِم حافِظون   اِلا على أزواجِهم أو ما مَلَكت أيمانُهُم فإِنهم غيرُ مَلومين   فمَنِ ابتَغى وراءَ ذلك فأولئك هُمُ العادون (المؤمنون 4-6) اہل ایمان اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، ان میں وہ ملامت نہیں کیئے گئے۔ جو ان کے علاوہ کوئی رستہ تلاش کرے گا وہ زیادتی کرنے والوں میں سے ہو گا۔ ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالی نے بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ تمام راستوں کو حرام کر دیا ہے۔ جن میں مشت زنی بھی شامل ہے۔ سیدنا ابن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غیر شادی شدہ نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: يا معشر الشباب   من استطاع الباءَةَ فليتزوّج، فإنه أغضُّ للبصر وأحصَنُ للفرْج   ومن لم يستطع، فعليه بالصَّوم، فإنه لهُ وِجَاءٌ (بخاری، مسلم) اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کر لے۔ بے شک شادی نظر کو جھکانے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، بے شک یہ روزے اس کو حرام سے بچانے والی ڈھال ہیں۔ اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے روزے رکھنے کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے مشت زنی کا طریقہ نہیں بتلایا۔ مشت زنی کی حلت کے حوالے سے وارد تمام روایات ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ مشت زنی کے متعدد طبی و نفسیاتی نقصانات ہیں اور یہ اخلاقیات سے گرا ہوا ایک عمل ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث